سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۵ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں

جو احباب تعمیر دفتر کے لئے وعدے فرما چکے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں ادائیگی کے لئے فرداً فرداً لکھا جا چکا ہے۔ ایسے احباب فوری ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فوری ضرورت درپیش ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(ناظم مال وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس

آج مورخہ ۱۵/۱۱/۶۳ بعد نماز مغرب بروز جمعہ مسجد مبارک میں نئے سال کا پہلا اہم اجلاس ہوگا۔ جس میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تقاریر فرمائیں گے۔ اطفال و خدام کے علاوہ انصار حضرات سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ (مہتمم مقامی ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بار بار یہاں آ کر رہیں

وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتے ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا۔ پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں۔ ان کو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔۔۔۔

پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصّادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو ردی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات جمعہ و ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ - نومبر ۶۳ء

پیغمبر الوہیت کے مظہر ہوتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر الوہیت کے مظہر اور خدانما ہوتے ہیں۔ پھر سچا مسلمان اور معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر ہو صحابہ کرامؓ نے اس راز کو خوب سمجھ لیا تھا اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہوئے اور کھوئے گئے کہ ان کے وجود میں اور کچھ باقی رہا ہی نہیں تھا جو کوئی ان کو دیکھتا تھا ان کو محویت کے عالم میں پاتا تھا۔ پس یاد رکھو کہ اس زمانہ میں بھی جب تک وہ محویت اور وہ اطاعت میں گمشدگی پیدا نہ ہوگی جو صحابہ کرامؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ مریدوں معتقدوں میں داخل ہونے کا دعوےٰ تب ہی سچا اور بجا ہوگا۔ یہ بات اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کر لو کہ جب تک یہ نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ تم میں سکونت کرے اور خدا تعالےٰ کے آثار تم میں ظاہر ہوں، اس وقت تک شیطانی حکومت کا عمل و دخل موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۱۶۸)

یہاں امام الزمان علیہ السلام نے دین کی عملی حقیقت کو نہایت مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

(اوّل) پیغمبر الوہیت کے مظہر اور خدانما ہوتے ہیں۔

یہاں آپ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے ایک نہایت اہم پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا یہ دعوےٰ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یہ ایک نہایت نازک معاملہ ہے کیونکہ لوگوں کو اس کا یقین دلانے کے لئے نہایت قوی اور ایسی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جس سے وہ انکار نہ کر سکیں۔ یہاں تک کہ جیسا کہ بنی اسرائیل اللہ تعالےٰ کے نبوت میں یہ مطالبہ کرتے تھے کہ ہم کو ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کو دکھایا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس کا ذکر بدیں الفاظ آتا ہے۔

قالوا ارنا اللہ جھرۃ

پس وہ کہتے تھے کہ ہمیں ظاہری طور پر اللہ تعالےٰ کو دکھاؤ جس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو ان ظاہر آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے خود سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی مطالبہ پر صاف صاف لفظوں میں فرمایا تھا کہ

لن ترانی

تُو مجھے دیکھ نہیں سکتا۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کوئی محدود چیز نہیں ہے جس کو انسان اپنی محدود آنکھوں سے دیکھ سکے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کا ذہن بھی اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اکبر الہ آبادی نے کہا ہے ؎

عقل میں جو آگیا تیری خدا کیونکر ہوا
ذہن میں جو گھر گیا لاانتہا کیونکر ہوا

اللہ تعالےٰ کی ذات زمان و مکان سے وسیع تر ہے وہ لاانتہا ہے وہ ایک محدود القویٰ انسان کے محدود ذہن میں کس طرح سما سکتا ہے اور جو ذہن میں بھی نہیں گھر سکتا وہ ان مادی آنکھوں سے کس طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کا تو ایک ذرا سا جلوہ موسیٰ دوستوں کو بھی

خرّ موسیٰ صعقا

کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ تو اس کی ذات کا نظارہ انسان کے لئے ان آنکھوں سے کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کی ذات کا معائنہ نہ ہم اپنی آنکھوں سے کر سکتے ہیں اور نہ اس کی ذات ہمارے ذہنوں میں ہی سما سکتی ہے تو پھر ایسی ہستی کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟

قرآن کریم کے مطالعہ سے جو حقیقت معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اگرچہ ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا تاہم ایسے یقینی امور ہیں جن سے اللہ تعالےٰ کے وجود کا حق الیقین حاصل ہو سکتا ہے اس کا مجملاً بیان اللہ تعالےٰ نے اس طرح کیا ہے کہ

لا تدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار

یعنی ظاہر حواس تو اس کو نہیں پا سکتے مگر وہ ظاہر حواس پر جب چاہے تو نازل ہو سکتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات دئے جاتے ہیں ذہنی لحاظ سے یہ معجزات اللہ تعالےٰ کی ذات کو ہی واضح کرتے ہیں۔ ان میں سے نہایت سہل الفہم دعا ہے جس کا تجربہ ہر انسان کر سکتا ہے۔ دعا کی قبولیت ایک معجزہ کا اثر رکھتی ہے۔ عام انسان سے بڑھ کر ایک ایسے انسان کی دعا جس کا دعوےٰ ہو کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہے خاص طور پر معجزانہ دلیل کی حامل ہوتی ہے اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی دعا سے عظیم الشان نتائج ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا کہ پیغمبر الوہیت کے مظہر ہوتے ہیں آپ کا یہ قول واضح ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر وحی و الہام کے ذریعہ بھی اللہ تعالےٰ اپنے وجود کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ ہر انسان سے جو اس کو بلاتا ہے کلام کرتا ہے لیکن کثرت مکالمہ و مخاطبہ کے حامل انبیاء علیہم السلام ہی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ
الا وحیًا او من وراء
حجاب او یرسل رسولہ
فیوحی باذنہ ما یشاء
انہ علی حکیم

یعنی کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سے کلام کرے مگر بذریعہ وحی یا وراء حجاب یعنی رویا اور کشوف کے ذریعہ یا یہ کہ اللہ تعالےٰ اپنا رسول بھیجے جو اس کے حکم سے وحی کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے یقیناً وہ بلند اور حکیم ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ خود جو اس پر نازل ہوتا ہے اس کا ایک طریقہ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے۔ یہ آیہ کریمہ اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کے طریقوں کو بیان کرتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ پر حق الیقین پیدا ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی ایک نہایت واضح اور موثر طریق ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کی کثرت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اس طرح پیغمبر الوہیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے جو باری تعالےٰ کے وجود کے متعلق یقینی علم کے تعلق میں انسان کو پہنچتا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو بہت سے ایسے نشانات عطا کرتا ہے جن سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ ان کا تعلق واضح ہوتا ہے۔ اور ان نشانات کی وجہ سے بھی انبیاء علیہم السلام الوہیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

ہمیں دی گئی ہے مسیح الزمانی

ہمیں دی گئی ہے مسیح الزمانی
کہ مُردوں میں پھر پھونک دیں زندگانی
جو بے حس ہیں چلنے لگیں ان کی نبضیں
جو فانی ہیں ہو جائیں وہ جاودانی
محمدؐ کا وہ کوہِ سینا ہے موسےٰ
سُناتے نہیں ہیں جہاں لن ترانی
اُٹھو دامنِ عقل کے داغ دھو لو
فلک سے برستا ہے رحمت کا پانی
بناتی ہے ربوہ کو تنویرِ جنّت
دمِ فجر گھر گھر میں قرآن خوانی

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریر فرمودہ

تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کے محاسن

از مکرم ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب

(۳)

قرآن مجید نے موسوی سلسلہ کے متعلق جو امور بیان کئے ہیں۔ ان کی تین حیثیتیں ہیں

اول۔ قرآن مجید کا بیان بائیبل کے بیان کے مطابق ہے۔

دوم۔ قرآن مجید کا بیان بائیبل کے اور تاریخ موسوی کے خلاف ہے

سوم۔ بائیبل میں جو امور بیان ہوئے ہیں۔ ان میں وہ بیان موجود نہیں۔ اور قرآن مجید نے ہی وہ امر بیان کیا ہے

اب اول الذکر پہلو کے متعلق تو کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن آخر الذکر دو پہلو بحث کے نیچے آ سکتے ہیں۔ کیونکہ مغربی مصنفین یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کا بیان بائیبل کے بیان کے مخالف ہے۔ اس لئے یہ قابل اعتماد نہیں۔ لیکن تفسیر کبیر میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہایت مدلل طور پر اس امر کو ثابت کیا ہے کہ قرآنی بیانات بائیبل کے بیانات کے مقابل درست اور صحیح ہیں۔

چنانچہ اس ضمن میں سورۃ یوسف کا مطالعہ کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا مثال کے طور پر یہ قرآن مجید اور بائیبل کا ایک اختلاف بیان کرتا ہوں۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کے پھاڑے جانے کا یقین ہو گیا تھا جیسا کہ لکھا ہے:۔

"اس یعقوب نے اس کرتے کو پہچانا اور کہا کہ یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے۔ کوئی برا درندہ اسے کھا گیا اور یوسف بے شک پھاڑا گیا"۔
(پیدائش باب ۳۷ آیت ۳۳)

لیکن قرآن کریم کی آیت

وَجَاءُوْا عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ۔ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ"

یعنی یوسف کے بھائی اپنے باپ کو یقین دلانے کے لئے کہ یوسف بھیڑیے سے پھاڑا گیا اس کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لائے۔ جسے دیکھ کر یعقوب نے کہا تمہارا بیان درست نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے کسی بری بات کو خوبصورت کر کے دکھلایا ہے۔ جیسے تم کر گذرے ہو۔ اب اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لئے مناسب ہے۔ اور جو تم بیان کرتے ہو۔ اس کے تدارک کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔ اور اسی سے مانگی جائے گی۔ قرآن مجید کی اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے یوسف کے بھائیوں کی بات کو محض فریب سمجھا بلکہ ان کے بیان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہی۔ اور مدد چاہنا بتاتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ابھی امید تھی کہ حضرت یوسف علیہ السلام زندہ ہیں۔ ورنہ مستعان کا لفظ کہنا بے فائدہ تھا۔ قرآن مجید اور بائیبل کا اس بیان میں اختلاف ہے۔ لیکن تفسیر کبیر میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کا بیان ہی درست ہے اور اس کی صداقت خود بائیبل ہی کے دوسرے حوالہ جات سے ہو جاتی ہے۔ چنانچہ پیدائش باب ۴۴ میں لکھا ہے کہ

جب مصر میں حضرت یوسف نے اپنے بھائی کو روک لیا تو یہوداہ یوسف کے سامنے آیا۔ اور اس نے کہا میرے باپ نے ہم کو کہا تم جانتے ہو کہ میری جورو مجھ سے دو بیٹے جنی۔ ایک مجھ سے جدا ہوا اور میں نے کہا یقیناً وہ پھاڑا گیا۔ اور میں نے اسے اب تک نہیں دیکھا۔ (آیت ۲۷-۲۸)

حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ "میں نے اسے اب تک نہیں دیکھا" صاف بتا رہا ہے کہ وہ اسے زندہ سمجھتے تھے ورنہ اگر انہیں یقین ہو جاتا کہ وہ پھاڑا گیا ہے۔ جیسا کہ بائیبل نویس نے یہاں بھی لکھ دیا ہے تو ان کا یہ قول کچھ معنے نہیں رکھتا تھا پس اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کا بیان ہی درست ہے۔ اور حضرت یعقوبؑ حضرت یوسف کو زندہ ہی سمجھتے تھے۔ الغرض تفسیر کبیر میں بیسیوں مقامات پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بائیبل کے مقابلے پر قرآن مجید کا بیان ہی درست صحیح اور معقول ہے اور یہ کہ ایسے بیانات پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

اب ہم تیسرے پہلو کو لیتے ہیں کہ قرآن مجید نے موسوی تاریخ کے متعلق ایک امر کو بیان کیا ہے۔ اور بائیبل اور موسوی تاریخ میں وہ موجود نہیں ہے۔ مثلاً فرعون کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً ۔ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ (یونس ع ۹)

یعنی فرعون کے غرق ہوتے وقت اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا ہم تیرے بدن کو باقی رکھنے کے ساتھ تجھے جزوی نجات دیتے ہیں تاکہ جو لوگ تیرے بعد آنے والے ہیں۔ ان کے لئے تو ایک نشان ہو۔ اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے یقیناً بے خبر ہیں۔ بائیبل کا دعوےٰ ہے کہ وہ موسیٰ کے وقت کی تاریخ بیان کرتی ہے۔ اور اسی وقت لکھی گئی تھی۔ قرآن کریم اس کے تقریباً ۲ ہزار سال بعد آتا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ جو بات قرآن مجید نے بیان کی ہے وہ غلط ہے کیونکہ بائیبل نے اسے بیان نہیں کیا۔ لیکن وہ خدا جس نے قرآن مجید کو نازل کیا۔ اس نے فرعون کی لاش کا انکشاف تین ہزار سال کے بعد کر دیا۔ اور وہ لاش اس وقت تک محفوظ رہی۔ اور اب بھی محفوظ ہے۔ قاہرہ کے عجائب گھر میں دیکھنے والے اسے دیکھ سکتے ہیں۔

الغرض قرآنی بیان سچا ہوا اور یہ ثابت ہو گیا کہ بائیبل اس کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ ایسے ہی کئی ایک مقامات ہیں جن کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ نے تفسیر کبیر میں بحث کر کے قرآن مجید کی صداقت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

پانچویں خصوصیت

مستشرقین یورپ نے قرآن مجید کے متعلق متعدد کتابیں لکھیں۔ بعض نے تراجم کئے ہیں اور بعض نے ساتھ کمنٹری بھی کی ہے۔ ان لوگوں کو یا تو عربی زبان کا علم تھا ہی نہیں یا تھا تو بہت ہی کم۔ اور پھر تفسیروں میں جو باتیں مسلمانوں نے بعض منقولوں پر اعتماد کرتے ہوئے لکھی تھیں ان کو لیکر مستشرقین یورپ نے اسلام پر بہت سے اعتراضات کئے۔ ان اعتراضات کا مدلل جواب تفسیر کبیر میں دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ مستشرقین یورپ کے قرآن کریم پر اعتراضات نہایت بودے اور لغو ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ یونس کی آیت

وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

کہ اس قرآن کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے جھوٹے طور پر بنا لیا جانا ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ اس پر ریونڈ ویری نے اپنی تفسیر میں اعتراض کیا ہے۔ کہ یہ بے دلیل دعویٰ ہے۔ صرف یہ کہہ دیا ہے کہ یہ قرآن خدا کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا۔ اور یہ نہیں بتایا کہ کیوں؟ اس اعتراض کا رد کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ

"ریونڈ ویری زبان کی ان باریک خوبیوں کے علم سے بالکل محروم ہیں۔ جن کے بغیر کوئی زبان زبان کہلانے کی مستحق ہی نہیں ہو سکتی اور خصوصاً عربی زبان اس خصوصیت میں کمال رکھتی ہے کہ وہ تھوڑے الفاظ میں زیادہ مضمون بیان کر دیتی ہے اس آیت میں ھٰذَا کا لفظ اس دعوے کو واضح کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ قرآن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا تھا۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اس قرآن کو۔ حالانکہ قرآن ایک ہی کتاب ہے۔ دو کتابوں کا نام قرآن نہیں کہ "اس" کے لفظ کے لانے کی ضرورت ہوتی۔ "اس" کا لفظ اس اشارہ کے لئے لایا گیا ہے کہ یہ کتاب اپنے مطالب کے لحاظ سے اس قدر بلند ہے کہ اسے کوئی انسان بنا ہی نہیں سکتا۔ اور یہ فقرہ بے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل پر مشتمل ہے اور اس میں صاف بتایا گیا ہے کہ اس کے اندر بعض باتیں ایسی ہیں۔ جو صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہیں۔ اور قرآن کریم کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ باتیں کونسی ہیں۔ پس انہی باتوں کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ ہر زبان میں اس قسم کے جملے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً اردو میں بھی اس قسم کے فقرے بولے جاتے ہیں کہ "کیا یہ شخص جھوٹا ہو سکتا ہے؟" یا "کیا یہ بات غلط ہو سکتی ہے؟" اور کوئی عقلمند ایسا نہ ہو گا جو

کہے کہ یہ فقرہ بے دلیل ہے۔ کیونکہ ایسے فقروں کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ان کی بعض مشہور اور عام خوبیاں جن کے خاص طور پر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہر شخص انہیں جانتا ہے ایسی ہیں کہ انہیں مدنظر رکھتے ہوئے ممکن نہیں کہ وہ شخص جھوٹا ہو۔ یا وہ بات غلط ہو صرف "اس" کے لفظ سے یہ سب مضمون پیدا کر لیا جاتا ہے۔ غرض "ھذا" کا لفظ اس آیت کے مطلب کو بالکل واضح کر دیتا ہے مگر بعض مسیحی مشنری بغیر عربی زبان کی باریکیوں سے واقف ہونے کے قلم اٹھا لیتے ہیں اور خود بھی غلطیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان ناواقف لوگوں کو بھی مبتلا کرتے ہیں جو اُن پر اعتبار کرتے ہیں۔"

چھٹی خصوصیت

قرآن کریم چونکہ الہامی کتاب ہے اس میں ہر زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں رکھی گئی ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر قرآن کریم کی صداقت کا ثبوت بنتی رہی ہیں اور بنتی رہیں گی۔ چنانچہ ہمارے موجودہ زمانے کے متعلق بھی اور آئندہ آنے والے زمانے کے لئے بھی ان پیشگوئیوں کے متعلق صحیح روشنی اسی وقت ڈالی جاسکتی ہے جبکہ وہ پوری ہو چکی ہوں۔ ہمارے پہلے مفسرین نے ایسی تمام پیشگوئیوں کو قیامت پر لگا دیا کہ یہ کام قیامت کے روز ہوں گے لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو جو علم دیا ہے اسکے مطابق آپ نے ان پیشگوئیوں سے پردہ اٹھایا ہے اور قرآن مجید کی صداقت کی ایک نئی دلیل پیش کر دی ہے۔ ساری پیشگوئیاں اس وقت گنوانا تو مشکل ہے لیکن میں چند ایک اختصاراً ذکر کر دیتا ہوں۔

۱۔ فلسطین پر یہود کے قابض ہونیکی پیشگوئی ۲۔ فلسطین پر مسلمانوں کے دوبارہ قبضہ کی پیشگوئی ۳۔ مغربی اقوام اور روس کی ترقی کی پیشگوئی اور ان کے تنزل کی پیشگوئی ۴۔ نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی ۵۔ دخانی جہازوں کی کی پیشگوئی ۶۔ ریل اور موٹر اور ہوائی جہازوں کی پیشگوئی ۷۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی پیشگوئی ۸۔ کاسمک ریز اور بموں کی پیشگوئی ۹۔ بادشاہتوں کی تباہی اور جمہوریتوں کے قیام کی پیشگوئی ۱۰۔ چڑیاگھروں کی پیشگوئی ۱۱۔ وحشی اقوام کے متمدن بن جانے کی پیشگوئی ۱۲۔ سفر آسان ہونے کی پیشگوئی ۱۳۔ پریس اور کتابوں کی بکثرت اشاعت کی پیشگوئی ۱۴۔ علم ہیئت کی ترقی کی پیشگوئی ۱۵۔ علم طبقات الارض کی ترقی کی پیشگوئی۔ ۱۶۔ چاند اور مریخ کے زمین کے ساتھ وابستہ ہونے کی پیشگوئی ۱۷۔ تباہی کے بعد مسلمانوں کی ترقی کی پیشگوئی ۱۸۔ علمائے امت کے علم دین سے بے بہرہ ہو جانے کی پیشگوئی ۱۹۔ تنزل کے بعد اسلام کی ترقی کی پیشگوئی ۲۰۔ زمین پر زلزلۂ عظیمہ کے آنے کی پیشگوئی۔

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی مختلف آیات سے استنباط کر کے بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشگوئی ایسی ہے کہ قرآن مجید کے لئے عظیم الشان شہادت کا مرتبہ رکھتی ہے۔ اور انسان یہ اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ اور یہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب نہیں مثال کے طور پر میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں جو یہود کے فلسطین پر دوبارہ قابض ہونے کے متعلق کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

"وقلنا من بعدہ لبنی
اسرآئیل اسکنوا الارض
واذا جاء وعد الآخرۃ
جئنا بکم لفیفا"

کہ اے بنی اسرائیل تم ملک فلسطین میں بس جاؤ۔ لیکن ایک وقت کے بعد تم کو وہاں سے نکلنا پڑے گا۔ پھر خدا تعالےٰ تم کو واپس لائے گا۔ پھر تم نافرمانی کرو گے اور دوسری دفعہ عذاب آئے گا۔ اس کے بعد تم جلا وطن رہو گے پھر تم کو مختلف ملکوں سے اکٹھا کر کے ارض مقدس میں واپس لایا جائے گا۔

تفسیر فتح البیان کے مصنف نے اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک وعد الآخرۃ سے مراد مسیح موعود کا نزول ہے۔ گویا بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی آمد کے وقت یہود دوبارہ فلسطین میں اکٹھے کئے جائیں گے چنانچہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی ہے اور مسیح موعود کی بعثت کے بعد یہود کو فلسطین میں اکٹھا کر دیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے سورۃ انبیاء میں یہ پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ مسلمانوں کو دوبارہ فلسطین پر قبضہ ملے گا جس کے متعلق ہمیں اب بھی یقین ہے جیسے ان پیشگوئیوں پر جو پوری ہو چکی ہیں۔

ساتویں خصوصیت

ہر زمانہ اپنے ساتھ نئے علوم لاتا ہے۔ ان علوم کی ہر علمی کتاب کی تعلیم ایک نئی تنقید کا شکار ہوتی ہے اور اس کے مطالب یا زیادہ واضح ہو جاتے ہیں یا زیادہ مشکوک ہو جاتے ہیں لیکن قرآن مجید ایسی کتاب ہے کہ خواہ کوئی علم دنیا کا ایجاد ہو وہ اس کی صداقت کو ہی ثابت کریگا چنانچہ موجودہ علوم کی روشنی میں قرآن مجید کی ہادیانہ شان پہلے سے بھی زیادہ اجاگر ہو گئی ہے اور جو نئے علوم نکلے ہیں وہ قرآن مجید کی صداقت کو ثابت کرتے ہیں مثال کے طور پر یہ کہ اس وقت یہ سائنس کا انکشاف ہے کہ ہر چیز جوڑہ جوڑہ پیدا کی گئی ہے۔ جس وقت قرآن مجید نازل ہو رہا تھا اس وقت اس بات کا علم نہ عربوں کو تھا نہ کسی اور قوم کو لیکن خدائے عالم الغیب نے اس وقت یہ کہا

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا
زَوْجَيْنِ۔

کہ ہم نے ہر ایک چیز کا جوڑہ جوڑہ پیدا کیا ہے۔ (سورہ ذاریات)

اسی طرح فرمایا

ومن کل الثمرات جعل
فیھا زوجین اثنین
یغشی اللیل النہار

(رعد)

کہ ہم نے ہر ایک پھل کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ چنانچہ آج کی تحقیق نے قرآن مجید کی تصدیق کی ہے اور اس سے قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

(باقی)

فیصلہ نگران بورڈ
۲۷/۱۰/۶۳

مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ
سیکرٹری نگران بورڈ

"قضاء میں اپل مقدمات کے لئے زیادہ تسلی بخش صورت پیدا کرنے کے لئے فیصلہ ہوا کہ بورڈ قضاء کے فیصلہ کے خلاف درخواست نظر ثانی ہو اور اُس مقدمہ کی مالیت پانچہزار روپیہ سے زائد ہو یا اس میں کوئی اہم شرعی۔ قانونی یا فقہی مسئلہ زیر بحث ہو جسے صدر بورڈ قضاء قابلِ نظرثانی سمجھے تو ایسی صورت میں صدر بورڈ قضاء دو سینئے ممبران از مقررہ Panel برائے نظرثانی اپنے ساتھ شامل کر کے درخواست کی سماعت کرے۔

تشریح نمبر ۱۔ اس امر کا فیصلہ کرنا کہ مقدمہ میں کوئی اہم شرعی۔ قانونی یا فقہی مسئلہ اصولاً قابلِ تصفیہ ہے یا نہیں۔ صدر بورڈ قضاء کا کام ہوگا۔

تشریح نمبر ۲۔ اگر مقدمہ کی مالیت پانچہزار روپیہ یا اس سے زائد ہو تو بہرحال درخواست نظرثانی کی سماعت بطریق بالا ہوگی۔

تشریح نمبر ۳۔ نظرثانی کے لئے Panel حسب ذیل ہوگا:-

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج۔ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج۔ مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب۔

یہ فیصلہ قضاء کے لحاظ سے آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے بعد کوئی درخواست نظرثانی یا نگرانی قابلِ پذیرائی نہیں ہو گی۔"

جب یہ فیصلہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں برائے منظوری پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا:-

"ٹھیک ہے"

(سیکرٹری نگران بورڈ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے!

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقربین

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم ایس سی سابق مبلغ سیرالیون نائیجیریا

عنوان بالا سے قارئین شاید یہ سمجھیں کہ بیان اُن افراد کا جن پر مقصود ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے خاص طور پر قریبی تھے اور جن کے واسطہ کے بغیر آپ تک عام آدمی کی رسائی مشکل تھی لیکن اس کے برعکس یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ ایک عام آدمی بھی آپ کی ملاقات اور آپ کے سلوک کے بعد یہ محسوس کرتا تھا کہ گویا وہ بھی آپ کے مقربین میں سے تھا۔ اور اگر کسی کو آپ کے دفتر سے یا گھر سے بغیر ملاقات کئے واپس بھی جانا پڑا (تو آپ کے سابقہ سلوک کی وجہ سے اسے یہ خیال نہ گذرتا کہ آپ نے اس کی ملاقات کو کوئی وقعت نہ دی۔

خدا تعالیٰ کی صفات کے بارہ میں اور خاص طور پر اس کے انسان کے ساتھ تعلق کو سمجھانے کے لئے ہمیں انسانوں کی ہی مثالیں دینی پڑتی ہیں۔ اسی طرح ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقربین میں بھی خدا تعالیٰ کی صفات کی جھلک نظر آنے لگتی ہے۔

مثلاً ہم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ وہ ہم سے بہت دور ہونے کے باوجود بہت نزدیک ہے۔ ایک رنگ میں (خدا تعالیٰ کے مقابل ایک نہایت ادنیٰ معیار پر) یہی صفت خدا تعالیٰ کے مقربین میں بھی پائی جاتی ہے کہ گو وہ روحانی مقام اور جسمانی رتبہ کے لحاظ سے عام لوگوں سے بہت آگے ہوتے ہیں تاہم وہ ان کے ساتھ ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔

اسی طرح بسا اوقات انسانی خیال میں یہ بات آتی ہے کہ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہر انسان اور ہر ذی روح اور غیر ذی روح کے ساتھ ایسا تعلق ہمیشہ سے قائم ہے کہ اسے ہر چیز اور ہر نفس کے تفصیلی حالات سے دلچسپی ہو۔ لیکن حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کے سلوک کے بارہ میں واقعات پڑھنے اور سننے سے حیرت ہوتی ہے کہ آپ کیونکر بیک وقت نہایت ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ طبقہ کے لوگوں تک سے دوستانہ اور ہمدردانہ سلوک اور تعلقات رکھتے تھے۔ پس جب خدا تعالیٰ کی مخلوق میں ایسی حیرت انگیز صفت پائی جا سکتی ہے تو خالق کل کے بارہ میں تعجب کیں؟ ذیل میں چند واقعات اسی نقطۂ نظر سے لکھے گئے ہیں۔

(۱) گھر پر ملنے والوں سے سلوک

(۱) مکرمی ماسٹر حسن محمد صاحب (کلوہی والے ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام سکول) کی اہلیہ بیان کرتی ہیں۔ ”میں ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب کے ہاں بعض معاملات کے بارہ میں دعا کروانے کے لئے گئی۔ حضرت میاں صاحب ایک کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میں ان کے پاس جا کر فرش پر بیٹھ گئی اور دعا کے لئے رقعہ پیش کر دیا۔ حضرت میاں صاحبؓ نے میرے فرش پر بیٹھنے پر مجھے کرسی پر بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا میں اس خیال سے نہ اٹھی اور بدستور بیٹھی رہی کہ مجھے آپ کے برابر نہیں بیٹھنا چاہیئے اس پر آپ نے اصرار کیا کہ فرش سے اٹھ کر کرسی پر بیٹھ جاؤں اور جب اس پر بھی میں نہ اٹھی تو آپ کرسی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اچھا میں بھی پھر فرش پر بیٹھتا ہوں۔ اس پر میں اٹھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ آپ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے فرمایا ”میں بھی اسی خدا کا بندہ ہوں جس کے آپ ہیں“۔ جو لفافہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا اس میں کچھ روپے بھی تھے۔ آپ نے وہ روپے واپس کر دئے اور فرمایا یہ روپے واپس لے جائیں۔ میں دعا کروں گا اس پر میں نے عرض کی یہ روپے درویش فنڈ میں جمع فرما لیں اس پر آپ نے وہ روپے لے لئے اور اسی وقت وہ رقم دفتر بھجوا کر اس کی رسید منگوا کر مجھے دے دی“

(۲) مکرمی حمید احمد صاحب اختر ابن میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ نے بیان کیا ”ایک مرتبہ میں سرگودھا جانے کے لئے حضرت میاں صاحب کے مکان کے پاس سے گزر رہا تھا خیال آیا کہ میں حضرت میاں صاحب سے دریافت کرتا جاؤں کہ انھوں نے سرگودہا سے کوئی چیز تو نہیں منگوانی میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت میاں صاحب خود باہر تشریف لے آئے آپ میری بات سن کر یہ فرماتے ہوئے اندر تشریف لے گئے کہ اچھا میں اندر سے دریافت کر کے بتاتا ہوں مجھے نصف گھنٹے تک اندر سے کوئی پیغام نہ ملا اس پر میں نے ایک ملازم کو جو اندر جا رہا تھا کہا کہ حضرت میاں صاحب غالباً بھول گئے ہیں تم جاؤ گے تو ذرا یاد کرا دینا تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت میاں صاحب نے اپنے کام کا پیغام بھجوا دیا۔ سرگودہا سے واپسی پر جب میں نے حضرت میاں صاحب کی مطلوبہ اشیاء انہیں بھیجیں تو حضرت میاں صاحب نے مجھے اندر بلا لیا اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا ”میں ذرا بھول جایا کرتا ہوں تم مجھے معاف کر دینا“۔

دفتر میں ملنے والوں اور اپنے ماتحتوں سے سلوک

محکمانہ اور ذاتی امور بلکہ محض شرف ملاقات کے لئے بھی لوگ بے تکلف آپ کے دفتر میں آ جایا کرتے تھے لاہور میں آپ کا جو دفتر جودھامل بلڈنگ میں تھا اس میں عام رواج کے برعکس آپ کا کمرہ پہلے آتا تھا اور آپ کے اسسٹنٹ (مکرم خلیل احمد صاحب ابن مولوی عطا محمد صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ) کا بعد میں اور بسا اوقات یوں ہوتا کہ بعض ملنے والے آ کر دریافت کرتے کہ کیا خلیل صاحب یہاں ہیں؟ تو آپ فرماتے کہ آگے چلے جائیں وہ اس کمرہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک مرتبہ لاہور میں جودھامل بلڈنگ کے ایک کمرے میں جہاں آپ کے اسسٹنٹ مکرم خلیل صاحب بیٹھتے تھے خاکسار ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضرت میاں صاحب وہاں تشریف لے آئے (غالباً وہ چھٹی کا دن تھا یا دفتر کے بعد کا وقت تھا) اور وہیں ٹہلتے ہوئے مکرم خلیل صاحب کو ایک مضمون لکھوا کر تشریف لے گئے گویا دفتر کے اوقات کے علاوہ وقت میں جب آپ کو مضمون لکھوانے کی ضرورت پیش آئی تو نہ آپ نے مکرمی خلیل صاحب کو اپنے گھر بلایا اور نہ ہی ان کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ دفتر کھولیں اور آپ کا وہاں انتظار کریں بلکہ خود تیار ہو کر گھر سے باہر تشریف لائے اور خود ان کے کمرہ میں آ کر ہی مضمون لکھوا دیا تاکہ ان کو ساتھ ہی دوبارہ دفتر کھولنے کی بھی کوفت نہ اٹھانی پڑے۔

والد صاحب مرحوم کی بیمار پرسی اور پسماندگان سے سلوک

میرے والد صاحب مرحوم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی وفات سے چند روز قبل برادرم مکرم حمید احمد صاحب اختر نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ان کی تشویشناک بیماری کا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا آج شام کے قریب میرے پاس آنا ہم اکٹھے ان کو دیکھنے کے لئے جائیں گے چنانچہ شام کے قریب آپ والد صاحب کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے حالانکہ ان دنوں حضرت میاں صاحب خود بھی بیمار تھے والد صاحب حضرت میاں صاحبؓ کی تعظیم کے لئے اٹھ کر کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہے تھے لیکن حضرت میاں صاحب نے آپ کو لیٹے رہنے کا ارشاد فرمایا والد صاحب حضرت میاں صاحب سے چند الفاظ بول کر بے اختیار رو پڑے، حضرت میاں صاحب نے آپ کو تسلی دی لیکن ساتھ ہی اٹھ کر والد صاحب کی طرف پشت کر کے دروازہ میں کھڑے ہو گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ خود حضرت میاں صاحب کا دل بھر آیا تھا اور اپنے آپ پر قابو پانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اس کے بعد دوسرے کمرے کی طرف تشریف لائے جہاں میری والدہ اور ہمشیرگان تھیں اور ان کو مخاطب ہو کر نصیحت فرمائی کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو ان کی خدمت کا موقعہ ملا ہے آپ ڈاکٹر صاحب کا اچھی طرح سے خیال رکھیں۔

جب آپ بیمار پرسی کے بعد گھر سے باہر تشریف لائے تو مکرمی حمید احمد صاحب اختر سے دریافت فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کے لڑکے کہاں ہیں حمید صاحب نے بتایا کہ عزیزم منیر الدین احمد صاحب سکھر میں سوئی گیس میں ملازم ہیں اور خاکسار کے متعلق بتایا کہ وہ اس وقت مغربی افریقہ میں بطور مبلغ کام کر رہا ہے اس پر حضرت میاں صاحب نے حمید صاحب سے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کی حالت اچھی نہیں ہے لہذا عزیزم منیر الدین احمد کو فوراً اطلاع کر دی جائے تاکہ وہ اس موقعہ پر یہاں آ کر اپنے والد سے مل لیں۔

والد صاحب کی وفات پر حضرت میاں صاحب لاہور بغرض علاج تشریف لے گئے تھے مکرمی حمید احمد صاحب اختر نے بذریعہ ٹیلیفون حضرت میاں صاحب کو والد صاحب کی وفات کی اطلاع دی آپ نے انا للہ پڑھنے کے بعد دریافت فرمایا کیا منیر الدین احمد ربوہ پہنچ گئے ہوئے ہیں؟ حمید صاحب نے بتایا کہ وہ اس وقت تک نہیں پہنچے تھے، اس پر آپ نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا ضرور انتظار کر لیا جائے نیز ہدایت فرمائی کہ والد صاحب کے جسم کے پاس برف رکھی جائے اور چارپائی کے چاروں پایوں کے نیچے پانی رکھا جائے نیز یہ کہ نعش کے پاس ہر وقت کوئی نہ کوئی موجود رہے۔

اگلے روز والد صاحب کا جنازہ پڑھا گیا قبرستان پہنچ کر جب دیر ہو گئی تو سب نے یہی رائے دی کہ اب بغیر کسی کے انتظار کے نعش کو دفنا دیا جائے اس پر مکرمی حمید احمد صاحب نے بتایا کہ حضرت میاں صاحب کا لاہور سے ارشاد آیا ہے کہ عزیزم منیر الدین احمد صاحب کا ضرور انتظار کر لیا جائے چنانچہ تھوڑے سے مزید انتظار کے بعد عزیزم منیر الدین احمد آ پہنچے آپ والد صاحب کی وفات کی خبر سنتے ہی سکھر سے لاہور پہنچے اور وہاں سے بذریعہ ٹیکسی ربوہ پہنچے اگر چند منٹ قبل میت کو دفنا دیا جاتا تو وہ والد صاحب کا چہرہ دیکھنے اور آخری دعا سے محروم رہ جاتے۔

والد صاحب کی وفات کے بعد میری والدہ صاحبہ نے میری بڑی ہمشیرہ کو اپنا ایک سونے کا کنگن دے کر حضرت میاں صاحب کے پاس بھیجا کہ اس کو درویشان قادیان کے مصارف میں استعمال کر لیا جائے ہمشیرہ صاحبہ کو یقین تھا کہ حضرت میاں صاحب اس کو بخوشی قبول فرما کر فوراً بغرض دست درویشاں میں بھجوا دیں گے لیکن حضرت میاں صاحب نے یہ کہہ کر اسے واپس کر دیا کہ اماں کہیں کہ اسے ابھی اپنے پاس رکھیں بعد ازاں والدہ صاحبہ خود حضرت میاں صاحب کے پاس گئیں اور پھر یہی پیشکش کی آپ نے فرمایا کہ آپ کو اس کا ثواب پہنچ گیا ہے نہ جانے آپ پر کیا حالات آئیں یہ چیز آپ کے کام آئے گی!

بچوں اور طالب علموں سے سلوک

خاکسار نے جب میٹرک کا امتحان پاس کیا تو میرے والد صاحب نے افریقہ سے مجھے لکھا کہ میں حضرت میاں صاحب سے مشورہ کروں کہ آئندہ کونسے مضامین لے کر انٹرمیڈیٹ میں داخل ہوں۔ ایک مرتبہ میں اتفاق سے دار الانوار کی طرف گیا تو حضرت میاں صاحب بعض احباب کے ہمراہ شہر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا تو میری آنکھوں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہاری آنکھوں میں یہ پانی کیوں ہے کہیں یہ تمہاری نظر پر اثر انداز نہ ہو اس کا علاج کروانا چاہیئے۔ بعد ازاں فرمایا کہ تمہارے ابا جان نے مجھے لکھا ہے کہ تمہیں تمہاری آئندہ تعلیم کے بارہ میں مشورہ دوں۔ تم میرے پاس آنا تاکہ میں اس پر غور کر کے تمہیں کچھ بتا سکوں۔ چنانچہ اگلے روز میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک الماری کی طرف اشارہ کیا اور مجھے ایک تعلیمی معلومات کے بارہ میں ایک ضخیم کتاب لانے کے لئے کہا اور مجھے اس کی فہرست مضامین دیکھ کر Forestry کا باب نکال کر پڑھنے کے لئے کہا۔ اور فرمایا کہ دیکھو کہ اس کے لئے کس قابلیت کی ضرورت ہے اور دیگر شرائط عمر وغیرہ کی کیا ہیں۔ مجھے جو کچھ معلوم ہوا وہ آپ کو بتایا۔ بعد ازاں آپ نے خود اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اور مزید معلومات بہم پہنچائیں۔ اسی طرح مزید دو دن میں آپ کی خدمت میں آتا رہا اور میڈیکل۔ انجینئرنگ وغیرہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے پہلے مجھ سے تحقیق کرواتے اور پھر خود مدد فرماتے۔ بالآخر آپ نے مجھے پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کے نام ایک رقعہ لکھ کر دیا اور فرمایا کہ ان کی سفارش لیکر جس کالج میں وہ کہیں چلے جانا اور میڈیکل اور نان میڈیکل گروپ میں سے جو تم کو آسان اور دلچسپ معلوم ہو اسکے مضامین لیکر انٹرمیڈیٹ میں داخلہ حاصل کر لینا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ پر اور آپ کی اولاد پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں باہمی سلوک میں آپ کے نقش قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم لطیف احمد صاحب ریلوے اکونٹ آفس لاہور کی بچی عرصہ دو ماہ سے گردے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور اسی طرح خاکسار کے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب سمار درویش قادیان کا بچہ عزیز مشہود احمد بھی پیدائش کے بعد سے اب تک بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار مسعود احمد سنکوہی دفتر بیت المال ربوہ)

۲۔ مکرم مرزا عبد السمیع صاحب سٹیشن ماسٹر سکھا نوالہ حال ملٹری ہسپتال راولپنڈی کا دو دفعہ اپریشن ہوا ہے۔ زخموں میں سخت تکلیف ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(مرزا ظفر احمد ڈرا لعصر دعربی ربوہ)

۳۔ چک ہذا کے ایک مخلص نو مبائع دوست چوہدری برکت علی صاحب کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ احباب کرام ان کی بریت کے لئے درد دل سے دعا کریں (۲) میں ذیابیطس کی تکلیف میں ایک لمبے عرصہ سے مبتلا ہوں کمزوری اور ضعف قلب بھی ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب کرام میری صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا کریں۔
(خاکسار عبد الواحد سابق مدیر اصلاح کشمیر چک ۱۰ ایم۔ بی براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا)

۴۔ خاکسار کی بیوی بوجہ بائیں بازو پر ورم سخت بیمار احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
(خاکسار غلام محمد مدرس مدرسہ چیچہ ضلع گوجرانوالہ)

۵۔ خاکسار کی خوشدامنہ صاحبہ کا سول ہسپتال شاہپور صدر میں رسولی کا اپریشن کامیاب ہئیں ہوا۔ خاکسار کی بیوی بھی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعارضہ دل بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے“۔

۶۔ طاہر صاحب پروپرائٹر ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی کی اہلیہ کا کینسر کا اپریشن ہوا تھا۔ پھر دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا جس پر ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ آئندہ اپریشن ایک ماہ کے اندر ہوگا۔ اسوقت طبیعت کافی ناساز ہے اور خود طاہر صاحب بھی کافی پریشانی کے دو چار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی اہلیہ اور طاہر صاحب کی مشکلات کے لئے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

۷۔ میرے لڑکے پیر حمید عالم صاحب سجاد نے ایم اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کو ہر لحاظ سے بہتر بنائے
(حمیدہ بیگم والدہ پیر حمید عالم سجاد صاحب گوبگی)

اعلانات دار القضاء

(۱)

محترمہ امتہ الشافی حمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ورثاء (دو بیٹوں اور دو بیٹیوں) کی طرف سے بذریعہ افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست موصول ہوئی ہے۔ کہ مرحومہ کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۲ روپے پیسے /..۔ روپے اور مرحومہ کی تنخواہ کا بقایا مبلغ بتیس روپے کل ۲۳۴ روپے مکرم ملک حامد علی صاحب پسر مرحومہ یونائیٹڈ ٹمبر کارپوریشن راوی روڈ لاہور کو دے دئے جائیں۔ اس درخواست پر مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ حلقہ دار الذکر گڑھی شاہو لاہور محترم عبد الحمید صاحب عارف کی تصدیق درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

(۲)

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ معرفت قریشی ضیاء الحق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے لکھا ہے کہ مجھے محلہ دار الیمن میں دس مرلہ اراضی بطور عطیہ قطعہ ۲۴/۱۵ محلہ دار الیمن ربوہ میں ملی ہوئی ہے۔ اس دس مرلہ زمین پر میرے بچوں نے مکان تعمیر کرایا ہوا ہے میں چاہتی ہوں کہ یہ مکان معہ اراضی اپنے تین بچوں (قریشی ضیاء الحق ٹیچر۔ قریشی اعجاز الحق طالب علم اور قریشی نعیم الحق طالب علم) کے نام منتقل کر دوں۔ میں نے یہ زمین معہ مکان ان ہر سہ بچوں کے نام ہبہ کر دی ہے۔ میرے خاوند قریشی عزیز احمد صاحب مولوی فاضل ماہ اگست ۶۳ء میں فوت ہو گئے ہیں ان بچوں کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

(۳)

محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری برکت علی صاحب مرحوم ساکن سرائے عالمگیر نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم نومبر ۶۲ء میں فوت ہو گئے تھے۔ مرحوم کی امانت تحریک جدید ۳۷۷/۵۳ میں مبلغ ۲۰ روپے ۴۵ پیسے موجود ہیں یہ رقم مجھے دی جائے۔ کیونکہ میں مرحوم کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میرا اور کوئی بھائی یا بہن نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

کوئٹہ وقلات ڈویژن کے احمدی احباب کیلئے ضروری اعلان

ان تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کوئٹہ یا قلات ڈویژن میں مستقل یا عارضی سکونت رکھتے ہیں درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کے پڑھنے کے بعد اس عاجز کو اپنے پورے نام اور ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔ کوئٹہ۔ سبی۔ پچھ۔ مستونگ۔ قلات چمن اور فورٹ سنڈیمن کے علاوہ ان ہر دو ڈویژنوں میں جہاں کہیں بھی رہنے والے احمدی بھائی یا بہنیں بسلسلہ ملازمت وغیرہ رہتے ہوں وہ براہ کرم بالضرور بذریعہ اعلان ہذا بذریعہ خط اپنے کوائف سے مطلع فرما دیں اور جہاں جہاں جماعتیں قائم ہوں وہاں کے عہدہ داران اپنے اسماء گرامی اور پتہ جات سے مطلع فرما کر ممنون فرما دیں۔ تاکید ہے۔

(میرا پتہ یہ ہے۔ معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ)
(خاکسار شیخ محمد حنیف امیر جماعت ہائے کوئٹہ وقلات ڈویژن)

اہالیان محلہ دار البرکات کی خدمت میں ضروری گذارش

محلہ کی ضروریات کے لئے شروع میں جو مسجد کا کمرہ تیار کیا گیا تھا۔ وہ اب بفضلہ تعالیٰ نمازیوں کی تعداد کے مقابل ناکافی ثابت ہوا ہے۔ لہذا اس کی توسیع کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے اس لئے جملہ احباب محلہ سے جو یہاں قیام پذیر ہیں یا بسلسلہ روزگار باہر تشریف رکھتے ہیں۔ درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس سلسلہ میں رقوم ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ محلہ کی وسعت کے مطابق خانہ خدا کی تعمیر ہو کر یہ دقت رفع ہو جائے۔ نظارت بیت المال نے احباب محلہ سے چندہ وصول کرنے کی اجازت عطا فرما دی ہے۔

(العارض (ماسٹر) ضیاء الدین ارشد۔ صدر محلہ دار البرکات ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بہاولپور ۱۴ نومبر۔ بہاولپور کے محکمہ نہر کے چیف انجینئر مسٹر محمد بلوچ نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کو ان دنوں جس خشک سالی کا سامنا ہے ایسی خشک سالی پچھلے پچاس سال میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی چنانچہ فصل ربیع کی بوائی بری طرح متاثر ہوئی ہے انھوں نے بتایا کہ ربیع کی فصلیں ہونے کے امکانات بہت کم ہیں کیونکہ خشک سالی کے باعث دریائے ستلج میں پانی کی کمی ہے اور نہریں خشک پڑی ہیں۔

محکمہ نہر کے اندازے کے مطابق بہاولپور کے ضلع میں پچاس فی صد بہاول نگر میں تیس فی صد اور رحیم یار خان میں ۲۰ فی صد رقبہ کم کاشت ہوا ہے چیف انجینئر نے اپنے علاقے کے ہیڈ ورکس میں سے پانی کے اخراج کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے کہا کہ سلیمانکی اسلام سندھ ہنائی۔ تریموں اور پنجند ہیڈ ورکس سے نکلنے والی نہریں بالکل سوکھی پڑی ہیں دریائے سندھ آج تک خشک نہیں دیکھا گیا لیکن پچھلے گرما میں اس کے بالائی پہاڑوں میں بارشیں نہ ہونے کے باعث یہ عظیم دریا بھی تقریباً خشک رہا اکتوبر میں دریا میں ریت ہی ریت تھی!

● نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ ہندوستان شہری دفاع کا ایک نیا منصوبہ تیار کر رہا ہے جس کے تحت شہری دفاع کے رضا کاروں کی تعداد بڑھتے بڑھتے دس لاکھ کو پہنچ گی۔ منصوبہ برطانوی شہری دفاع کے منتظم اعلیٰ کے مشورہ سے مرتب کیا جا رہا ہے

منصوبہ کی اصل غایت یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک ایسی تنظیم قائم ہو جائے جو جنگ اور امن دونوں حالتوں میں ہندوستانی حکومت کے کام آئے طویل المیعاد منصوبہ کی رو سے ملک میں جگہ بہ جگہ قومی رضا کاروں کے مرکز قائم کئے جائیں گے اور اس طرح پورے ہندوستان میں شہری دفاع کا ایک وسیع عریض جال بچھا دیا جائے گا۔ توقع ہے کہ رضا کاروں کی تعداد مستقبل قریب میں دس لاکھ ہو جائے گی، رضا کاروں کی بھرتی علاقہ وار بنیادوں پر ہو گی۔

● اقوام متحدہ (نیو یارک) ۱۴ نومبر پاکستان نے کل جنوبی افریقہ سے اسرائیل کا مقابلہ کرتے ہوئے افریقی عوام سے کہا کہ وہ اسرائیل پر زور دیں کہ وہ فلسطین کے مہاجرین کو واپس اپنے وطن میں آباد کرے یا انھیں معاوضہ دے۔

یہ مطالبہ پاکستانی نمائندہ محمد قاسم نے خاص سیاسی کمیٹی میں فلسطین کے عرب مہاجرین کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں کیا انھوں نے کہا کہ جنرل اسمبلی نے فلسطین کے مہاجرین اور جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کی پالیسیوں پر جو قراردادیں منظور کیں ان میں دونوں کا تناسب ایک ہی ہے یعنی دونوں قراردادوں کی مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں تھا۔ لیکن ان دونوں قراردادوں کا نہ تو اسرائیل پر کچھ اثر ہوا نہ جنوبی افریقہ پر۔ کیا اس لئے ایسا ہوا کہ بڑی طاقتیں ان مسائل کا حل نہیں چاہتیں۔

● بنکاک ۱۴ نومبر۔ برما نے کولمبو منصوبے کی سالانہ رپورٹ میں ہندوستان کی جانب سے چین ہند سرحدی تنازعہ کے تذکرے پر نکتہ چینی کی ہے

رپورٹ میں لکھا ہے ۶۳-۱۹۶۲ء میں اقتصادی صورت حال پر جس حادثے کا بہت زیادہ اثر ہوا وہ چین کے خلاف ہندوستان کی مہم تھی اس صورت حال کے پیش نظر حکومت کو تمام پالیسیوں کے پورے احاطہ کار کو از سر نو ترتیب دینا پڑا

● قاہرہ ۱۴ نومبر۔ اس ماہ کے اواخر میں الازہر یونیورسٹی کے ایک ماہر دینیات عراق جائیں گے جہاں وہ اس امر کا جائزہ لیں گے کہ آیا عراق میں مذہبی تعلیمات کے اداروں کے قیام کا امکان ہے یہ ازہری ماہر دینیات الازہر یونیورسٹی کے شعبہ کے ڈین ڈاکٹر عبدالحلیم محمود ہیں۔ جو ۲۸ نومبر کو عراق روانہ ہوں گے اور عراق میں اپنے قیام کے دوران میں اسلام پر چند لیکچر بھی دیں گے۔

وصیّت

مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لیے شائع کی جاری ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

وصیت نمبر ۱۳۳۷۰:- میں ایم عبدالسلام ولد کے محمد کنجو صاحب قوم موپلہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ /۰۰ روپے ہے میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت کو قبول کرتے ہوئے اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین۔ العبد ایم عبدالسلام ولد کے محمد کنجو صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور بھارت

گواہ شد عبدالرشید نیاز درویش قادیان موصی نمبر ۱۰۸۹۸

گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان ۳۱/۷/۶۳

اعلان نکاح

۱۔ میرے لڑکے عزیزم سید مجید احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۳ء کو مسجد احمدیہ چک ۲۰ ڈیمی قادم ضلع گجرات میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ہمراہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ بنت جناب سید نذیر حسین شاہ صاحب بعوض مبلغ /۱۶۰۰ روپے حق مہر پڑھا۔ حق مہر نقد ادا کر دیا گیا۔

درویشان دیار مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ احمدیہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نیا تعلق اپنے فضل سے فریقین کے لئے دارین میں بہتری کا موجب بنا دے

(خاکسار سید لال شاہ احمدی امیر جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ مقام وار برٹن ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میرے لڑکے عزیز مبارک احمد کا نکاح عزیزہ جمیلہ بی بی دختر ملک محمد شفیع صاحب کے ہمراہ ماسٹر فضل دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مرڑ چک ۵۴ نے مورخہ ۲۱/۱۱/۶۳ بروز سوموار بعد نماز مغرب بخانہ ملک محمد شفیع صاحب /۲۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے آمین۔ (ملک محمد شریف مرڑ چک ۵۴ تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں! وی۔پی۔ بھجوائے جا رہے ہیں

درج ذیل احباب کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے ان کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمادیں نیز جن احباب کے ارشاد پر انھیں وی پی نہیں کیا جا رہا وہ بھی از راہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم کے اندر اندر رقم ارسال فرما دیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ علاوہ ازیں اپنی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرما دیں تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

روزانہ اخبار

خریداری نمبر	نام
5036	محمد اقبال صاحب راجاری فارم تھرپارکر
5053	رحیم بخش صاحب لائل پور
3456	محمد صادق صاحب ٹیسی ۴۲ گ ب لائل پور
4237	محمد عمر صاحب چوہان اورسیر کراچی
4606	غلام سرور صاحب مظفرگڑھ
4550	محمد افضل صاحب تہال گجرات
3769	عبدالقادر صاحب کوہاٹ
5600	رانا حبیب الرحمن صاحب کلورکوٹ
976	شادی خاں صاحب ۱۱۳/۷-آر-۱۲ منٹگمری
16	ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال۔
5778	بابو منیر احمد صاحب دادو
1594	مظفر علی خاں صاحب ہنہاس ملتان
3634	حفیظ احمد صاحب باجوہ ۹۲/۷-۱۲
5512	ممتاز احمد صاحب سورنگیال
5637	سید واحد علی صاحب راولپنڈی
1897	عنایت اللہ خاں صاحب نائب امیر ڈھیرگ میانہ
5059	راجہ محمد سردار خاں صاحب کراچی ۳
5516	محمد صدیق صاحب کراچی ۵
5525	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
5646	عزت علی صاحب شیخ کراچی ۳
5057	کرنل عبداللہ صاحب کلو کوہاٹ
5617	ماسٹر عنایت اللہ صاحب بورے والا ملتان
5619	رشید احمد صاحب 543 ایم بی۔ ملتان
5620	اللہ داد صاحب نمبردار 543 ای بی ملتان
5624	سلطان احمد صاحب 187۔ای بی منٹگمری
5626	محمد طفیل صاحب کھوکھر عارف والا۔

خریداری نمبر	نام
4838	محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ
3463	لفٹنٹ کمانڈر ایم اے یحییٰ کراچی
5630	فضل احمد صاحب باجوہ رحیم یار خاں
4569	یوسف علی صاحب سب انسپکٹر سرگودھا
5650	میاں ناصر احمد صاحب پلیڈر منٹگمری
2554	کرامت اللہ صاحب کراچی
5444	ٹھیکیدار حمید اللہ صاحب لاڑکانہ
5443	کیپٹن ڈاکٹر عبدالرشید صاحب غوری جھلوال
4984	عبدالستار صاحب قدوس مردلیانوالہ
4252	ہدایت اللہ صاحب چک ۳۷۳ ای بی
3691	بشیر احمد صاحب صادق آباد
3351	محمد حفیظ صاحب ایم بی بی ایس کیمل پور
1605	بیگم صاحبہ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کراچی ۳
1609	رانا بشیر احمد صاحب زرگر موضع پکہ
4724	میاں غلام محمد صاحب میانوالی۔

خطبہ نمبر

خریداری نمبر	نام
5465	مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب رحیم یار خان
6986	یار خاں صاحب نمبردار ۱۷۵-رکھ ڈھولی لی پور
6987	نذیر احمد صاحب ورک گوجر شیخوپورہ

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

مینجر صاحب الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کا پروگرام

پہلا دن ۲۶ دسمبر بروز جمعرات

(پہلا اجلاس)

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ختم نبوت کا صحیح تصور	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے صدر صدر انجمن احمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	وفات مسیح [illegible]	مولانا ابوالعطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ
۱۱-۴۵ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

(دوسرا اجلاس)

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ تا ۲-۴۵	ظہور امام مہدی از روئے مسلمات اہل سنت و اہل تشیع	محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ
۲-۴۵ تا ۳-۳۰	موازنہ مذاہب کے اصول اور اسلام	محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) ڈیپارٹمنٹ آف اپلائیڈ سائیکالوجی لاہور
۳-۳۰ تا ۴-۱۵	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور

دوسرا دن ۲۷ دسمبر بروز جمعہ

(پہلا اجلاس)

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	ذکر حبیب	محترم جناب ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	اسلامی معاشرہ	مولوی غلام باری صاحب سیف لیکچرار جامعہ احمدیہ
۱۲-۰۰ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	
۱-۱۵ تا ۲-۰۰	نماز جمعہ و عصر	

(دوسرا اجلاس)

وقت	پروگرام	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	وقفہ پیغامات و اعلانات	
۲-۱۵ تا ۲-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۳۰ تا ۳-۳۰	احمدیت مشرق بعید میں	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید
۳-۳۰ تا ۴-۱۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم الکلام	محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

تیسرا دن ۲۸ دسمبر بروز ہفتہ

(پہلا اجلاس)

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	ذکر حبیب	محترم مولانا محمد جی صاحب فاضل
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰	زندہ خدا پر ایمان اور اس کے اثرات	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	عہد حاضر اور احمدی نوجوان	محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	تقریر	ٹیپ ریکارڈ۔
۱۲-۰۰ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

(دوسرا اجلاس)

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ تا ۳-۰۰	جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ	محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان
۳-۰۰ تا ۳-۱۵	وقفہ برائے اعلانات و پیغامات	
۳-۱۵ سے	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام یا کوئی تقریر	

(ناظم اصلاح و ارشاد)

مولانا مودودی جمہوریت کے سب سے بڑے مخالف ہیں

مغربی پاکستان کے وزیر قانون جناب غلام نبی میمن کا بیان

لاہور ۱۵ نومبر۔ صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے کہا ہے۔ جماعت اسلامی اس خود فریبی میں مبتلا نہ رہے کہ جب وہ آئین کو نام نہاد طور پر جمہوری بنانے کے لئے اپنی مجوزہ تحریک شروع کرے گی تو لوگ اس کے خلوص نیت پر یقین کریں گے آپ نے کہا کہ مولانا مودودی مذہب کے بھیس میں سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی جو خطرناک کوشش کر رہے ہیں۔ لوگ اس سے کسی غلط فہمی کا شکار ہونے کو تیار نہیں ہیں۔

ایک اخباری بیان میں آپ نے کہا ہے "مجھے اخبارات کی یہ خبر پڑھ کر یہ تعجب ہوا ہے کہ جماعت اسلامی آئین کو جمہوری بنانے کے لئے تحریک شروع کرے گی۔ مجھے اس پر مولانا مودودی کی نظریہ جمہوریت کی مخالفت کا جو وہ اس سے پیشتر کر چکے ہیں خیال آیا۔ مولانا مودودی اپنی کتاب "مسلمان اور سیاسی کشمکش" میں یوں رقمطراز ہیں۔ "جمہوری انتخابات زہر آلود دودھ کی طرح ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس دودھ سے نکلنے والا مکھن بھی زہریلا ہوگا۔" "رسائل و مسائل" میں مولانا نے لکھا ہے "موجودہ جمہوریت پر مبنی قانون ساز اسمبلیوں کی رکنیت اسلام میں حرام ہے۔ نیز ایسی رکنیت کے لئے ووٹ دینا بھی حرام ہے" وزیر قانون نے کہا کہ ایسے تضادات مولانا مودودی کے شعور پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ خود کو پاکستان کا خیر خواہ نہ کہلواتے۔ وہ شاید بھول چکے ہیں کہ وہ تخلیق پاکستان کے سخت مخالف تھے۔

آپ نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی عدالتی تحقیقات کی رپورٹ کے یہ الفاظ قابل غور ہیں "جماعت اسلامی قصداً مسلم لیگ کے نظریہ پاکستان کی مخالف ہے۔ جماعت اسلامی پاکستان کو "ناپاکستان" کا نام دیتی ہے۔ عدالتی کمیٹی نے لکھا ہے کہ جماعت اسلامی کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے یہ بات کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتی کہ جماعت نے مطالبہ پاکستان کی حمایت میں کبھی کوئی لفظ کہا ہو۔

وزیر قانون نے مزید کہا اگر مولانا مودودی کی یادداشت کمزور ہو تو ہو لیکن یہاں کے عوام جنہوں نے وطن عزیز کی خاطر بے پناہ قربانیاں دی ہیں نہیں بھول سکتے اور وہ مولانا کی سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی کوششوں سے غلط فہمی کا شکار نہ ہوں گے۔ آپ نے کہا امیر جماعت کو عوام کے حقوق کا ذرہ بھر احترام نہیں ہے اور اپنی تحریروں میں ان خیالات کا اظہار کر چکے ہیں کہ اکثریت کی بجائے ایک واحد شخص کی رائے زیادہ صائب ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور)

۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء

آسام اور تری پورہ سے ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو نکال دیا جائیگا

(بھارتی وزیر داخلہ)

نئی دہلی ۔ ۱۵ نومبر۔ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے بتایا ہے کہ آسام اور تری پورہ کے سرحدی علاقوں سے ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو مشرقی پاکستان بھیجا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ لوگ پاکستان کے باشندے ہیں۔ انہوں نے کل دہلی میں بتایا کہ پاکستان اور چین کی دوستی کے پیش نظر بھارت اپنی سرحدوں پر ایسے لوگوں کی موجودگی برداشت نہیں کر سکتا جن سے اسے نقصان پہنچ سکتا ہو۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ سرحدی علاقوں سے مسلمانوں کا انخلاء دراصل ایک سیاسی مسئلہ ہے۔

دریں اثنا بھارتی حکمران کانگرس پارٹی کے حامی مسلمان اخبار "الجمعیۃ" نے آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کے انخلاء پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔

ملک قادر بخش کا دورہ

لاہور۔ جمعرات ۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش ۱۷ نومبر ۶۲ء کو جھنگ، ساہیوال، منٹگمری اور ڈیرہ غازیخاں کے ۹ دن کے دورہ کے لئے روانہ ہوں گے۔

درخواست دعا

میرے بھانجے عزیز عبدالمنان صاحب سندھ میں سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قاسم دین امیر جماعت ہائے احمدیہ
ضلع سیالکوٹ